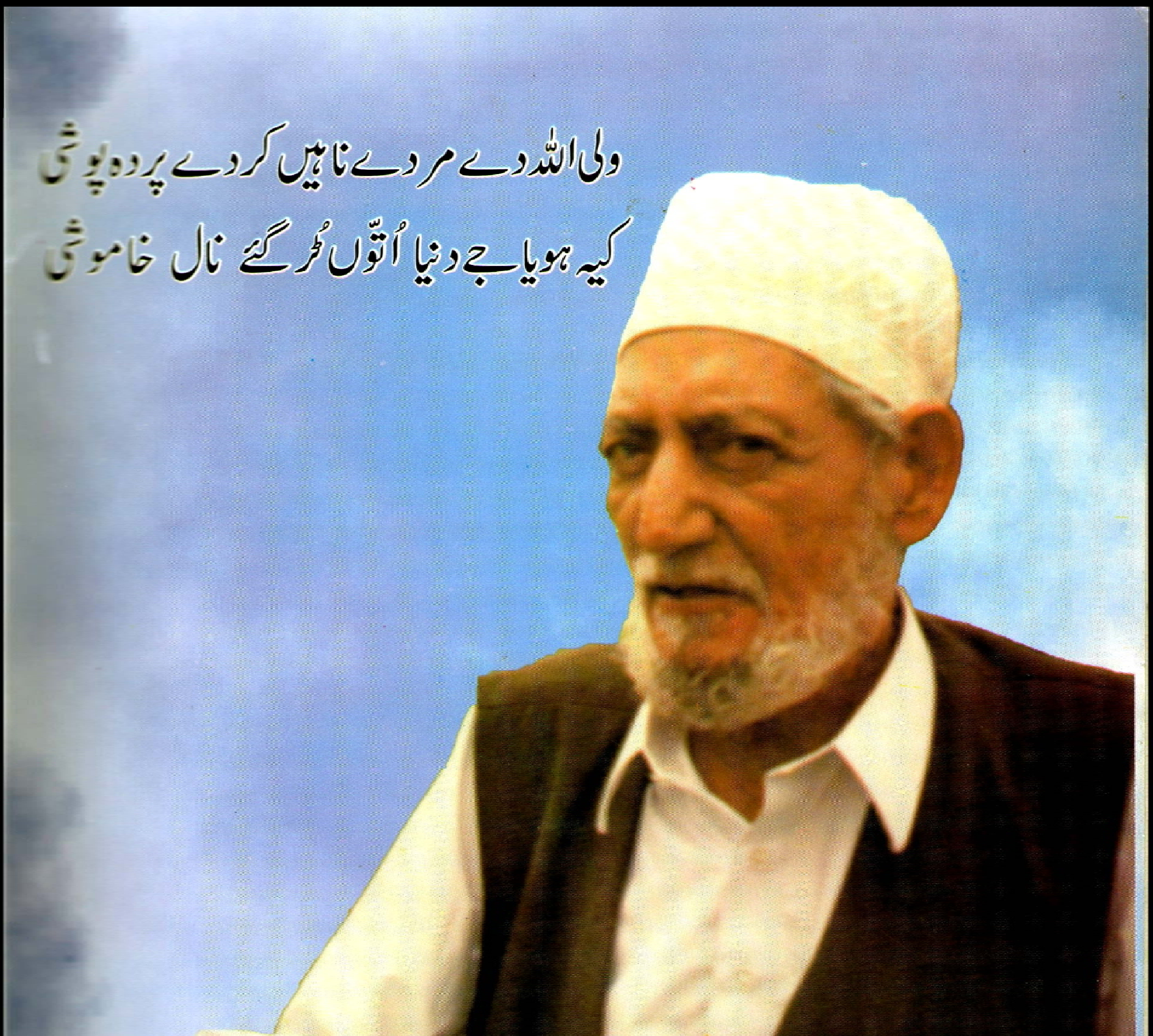
ولی اللہ دے مردے ناہیں کردے پردہ پوشی
کیہ ہویا جے دنیا اُتّوں ٹُر گئے نال خاموشی

چنبی والی سرکار کے موجودہ سجادہ نشین

صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہی

پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاھد

صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہی پنجاب کے عظیم بزرگ حضرت نوشہ گنج بخش ؒ کی گیارہویں پشت کے بزرگ ہیں۔ آپ کا خاندان پانچ پشتوں سے سنگھوئی ضلع جہلم میں آباد ہے۔ اس عظیم المرتبت ہستی نے ۱۴ جولائی ۱۹۲۸ء کی سہانی صبح اس دنیائے رنگ و بو میں آنکھ کھولی۔ اس مبارک لمحہ پر آپ کے پڑدادا حضرت سلطان علی شاہ ؒ نے اپنے دست مبارک سے گھٹی ڈالی اور اپنا لعاب دہن آپ کے منہ میں ڈالا اور درازی عمر کی دعا دیتے ہوئے پیش گوئی فرمائی کہ یہ بچہ بڑا ہو کر صاحب سجادہ اور سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کا ماہ منیر ثابت ہو گا۔ آپ کی اس پیشگوئی کو آپ کے خلیفہ مولانا نظام الدین ؒ نے آئینہ اسرار میں دستار خلافت کے ضمن میں بیان کیا ہے۔

تعلیم

آپ نے مڈل کی تعلیم کے بعد مدرسہ حزب الاحناف لاہور میں سید ابو الحسنات کے سامنے زانو تلمذ طے کیا اور صرف و نحو، فقہ و تفسیر کی کتابیں پڑھیں۔ مطالعہ تاریخ و ادب اور تحقیق و جستجو محبوب ترین مشغلہ ہے۔ موسیقی سے خاص انس ہے۔ ان دنوں تاریخ "کوہ جودھ" اور "عقیدہ و عمل" کو آخری شکل دے رہے ہیں۔ ذاتی کتب خانہ اس قدر وسیع ہے کہ انسان اس میں گم ہو کر رہ جاتا ہے مطبوعہ کتب کے علاوہ عربی، فارسی اور پنجابی زبان کے مخطوطات کا ذخیرہ آپ کے ذوق سلیم کی شہادت دیتا ہے۔ علم موسیقی سے متعلق آٹھویں صدی سے لے کر بارہویں صدی تک نادر و نایاب مخطوطات آپ کی لائبریری میں موجود ہیں۔

بیعت و خلافت

اصول طریقت کے مطابق آپ نے اپنے والدِ محترم کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور خلافت و اجازت سے سرفراز کیے گئے۔ آپ کے والد مکرم نے ۱۹۶۵ء میں حضرت چنبی والی سرکارؒ کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر ہزاروں عقیدت مندوں کی موجودگی میں مسند نشین مقرر کیا۔ اس دن سے آج تک رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری ہے۔ آپ کے ہزاروں مرید پاکستان کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں جو ہر سال سالانہ عرس کے موقع پر آپ کی خدمت میں حاضری دیتے ہیں۔ اس موقع پر ان کی والہانہ عقیدت ارادت قابلِ دید ہوتی ہے۔ محفل جب اپنے شباب پر پہنچتی ہے تو عقیدت مند پروانہ وار آتے اور دیوانہ وار جھومنے لگتے ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے محبوب سجادہ نشین کے توسط سے پوری محفل کو حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے روحانی تصرف نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہو اور اس پر اپنی نوازشات کی چھتری

تان دی ہو- یقیناً ایسے نابغہ روزگار چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملیں گے- حضرت صاجزادہ محبوب حسین نوشہ گنج بخشؒ کی پوری اولاد میں نہایت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں- خاندانی اور انتظامی امور میں آپ کی رائے کو اسی طرح مقدم سمجھا جاتا ہے جس طرح خاندان کے سربراہ کی رائے کا احترام کیا جاتا ہے-

تحریک پاکستان میں حصہ

آپ کے خانوادے نے تحریک پاکستان میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں- آپ نے اپنے والد بزرگوار حضرت صاجزادہ ھادی حسین کے ہمراہ جہلم و پوٹھوار میں قیام پاکستان کے سلسلے میں مسلم لیگ کے حق میں عوامی رائے ہموار کرنے میں گراں قدر خدمات انجام دیں- خضر گورنمنٹ کے خلاف سول نافرمانی کی تحریک کی راہنمائی پر آپ کے والد مکرم اور ان کے ساتھی مرزا مظہر حسین آف ملہال مغلاں، راجہ خیر مہدی آف دارا پور، راجہ محمد سرور آف جہلم کو جیل میں قید کر دیا گیا- لیکن ان کے پیچھے اس تحریک کو زندہ رکھنے میں صاجزادہ محبوب حسین نوشاہی اور ان کے دوست قاضی زاہد حسین وارثی نے نہایت ہی جانفشانی سے کام کیا- سنگھوئی دینہ اور سوہاوہ سے باقاعدہ جلوس نکالتے رہے حتیٰ کہ خضر گورنمنٹ کو مستعفی ہونا پڑا- ۱۹۴۸ء میں سرحد ریفرنڈم میں والد محترم کے ہمراہ پیر صاحب مانکی شریف، راجہ غضنفر علی خان اور سردار شوکت حیات خان کے ہمراہ ایبٹ آباد پشاور کوہاٹ بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خان میں مسلم لیگ کی کامیابی کے لیے دن رات کام کیا- دراصل یہی وہ لوگ ہیں جن کی محنت پاکستان کی صورت میں سامنے آئی- ان کے احسانات کا جس قدر بھی شکریہ ادا کیا جائے کم ہے-

آپ کی شخصیت اہل قلم کی نظر میں

میں جب خود پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھ رہا تھا تو آپ کے ذاتی کتب خانے سے بھرپور استفادہ کیا۔ آپ نے کئی مہینے مجھے اپنے ہاں مہمان رکھا اور بڑے فراخدلانہ طریقے سے میری راہنمائی کی اور میرے موضوع سے متعلق بہت مفید اور وسیع معلومات بہم پہنچائیں۔

ہفت روز قندیل کے نیوز ایڈیٹر ظہیر ہاشمی آپ کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں:

صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہی اپنے خاندان کے خلیفہ مجاز ہیں۔ بے پناہ سوز و جذب، فراست و بصارت، ادب و شعور اور نجابت و شرافت کو ترتیب دے لیں تو ایک خوبصورت ساڈھانچہ تیار ہوتا ہے جسے صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہی کہتے ہیں۔ تاریخ کا گہرا مطالعہ، فطرت کی رعنائیوں کے شیدا طریقت و حقیقت و معرفت کے رموز سے آشنا، نشان عظمت و جلالت، فخر خانوادہ اور مینارۂ رشد و ہدایت، ملنسار، منکسرالمزاج، شیریں گفتار متحمل مزاج ہیں۔ ادیبوں میں قابل احترام شاعروں میں طرح مصرع، مریدوں میں پیرِ کامل اور مسافروں کے لیے بہترین مہمان نواز ہیں۔

اسحاق آشفتہ اپنی کتاب تاریخ گجرات میں لکھتے ہیں:

تاریخ ساز و تاریخ دان، کمپیوٹر قسم کے محقق کامل انسان، نوشاہی خاندان کے عظیم المرتبت چشم و چراغ۔ علم موسیقی کے عالم بے بدل، وسیع مطالعہ، سراج الفہم، دیکھنے میں مجذوب سے آدمی ...... دکھائی دیتے ہیں حالانکہ پرکھنے میں ایسے نہیں۔ منفرد لہجے میں علمی گفتگو اور بھی زیادہ موثر ہو جاتی ہے۔

حضرت نوشہ گنج بخشؒ کی گیارہویں پشت کے بزرگ ہیں ضلع جہلم کے ذاتی

کتب خانوں میں جن حضرات کے چند بڑے کتب خانے ہیں ان میں آپ کا کتب خانہ مثالی ہے۔ پاکستان کی ترقی کے لیے علم کے فروغ کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ دوستوں کے نام محنت اور عمل کا پیغام دیتے ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں آپ کے مرید ہیں جو ہر سال عرس کے موقع پر والہانہ انداز سے حاضری دیتے ہیں۔ مطالعہ کے عادی ہیں۔ پچھلی پانچ پشتوں سے سنگھوئی میں مقیم ہیں۔ المختصر آپ کی شخصیت علم و آگہی کا ایک ایسا سمندر ہے جس کی ہر موج میں اوج نمایاں ہوتا ہے۔

پروفیسر قمر جرال لکھتے ہیں:

ضلع جہلم کے موضع سنگھوئی کی ایک معروف علمی و ادبی اور تاریخی شخصیت صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہی کی ہے جنھوں نے اپنے محدود وسائل کے باوجود بے شمار نادر و نایاب اور غیر مطبوعہ مخطوطات سے اپنی لائبریری کو مزین کیا ہوا ہے۔ ان کے ہاں اسلامی تاریخی، تحقیقی اور علمی و ادبی موضوعات پر بے شمار کتب و رسائل ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے کتب خانے میں پنجاب پبلک لائبریری لاہور اور انڈین آفس لائبریری لندن کی بعض گراں بہا نایاب کتب اور مخطوطات کی نقول اور مائیکرو فلمیں بھی ہیں انڈیا آفس لائبریری لندن سے ایک انتہائی نایاب کتاب کی فوٹو سٹیٹ کی لاگت تقریبا پندرہ ہزار پاکستانی روپے کے لگ بھگ آئی ہے۔ یہاں سے ان کے شوق اور کتابوں میں ان کی غیر معمولی دلچسپی کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ پیر محبوب حسین نوشاہی کی ذات گرامی ہمیں ایک بے لوث مترجم کا بھی فریضہ انجام دیتی ہوئی نظر آتی ہے بلکہ مختلف علوم و فنون پر آپ کی گرفت خاصی مضبوط ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی اہل قلم حضرات نے آپ کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے اس مختصر سے مضمون میں سب کا ذکر طوالت کا سبب ہوگا۔ پیر محبوب حسین نوشاہی ہزاروں عقیدت مندوں کے پیر ہونے کے باوجود منکسر المزاج مہمان نواز

اور شفیق و رحم دل واقع ہوئے ہیں۔ لباس میں سادگی اور زمین پر سونا اچھا لگتا ہے۔ اللہ کی بندگی، شریعت کی پیروی، بزرگان دین سے محبت، غریبوں سے شفقت مخلوق خدا کی بے لوث خدمت، انسانیت کا احترام ان کا پیغام ہے اور یہی وہ نصب العین ہے جو سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ کے بزرگوں کا رہا ہے جس کے امین حضرت صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہی ہیں اور یہی اعلی اقدار ان کی سجادگی کی زیب و زینت ہیں۔ اعلی اخلاق، پختہ کردار، متین و سنجیدہ، خوش گفتار، ایسی شخصیت سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کے لیے نعمت خداوندی سے کم نہیں۔

قصبہ سنگھوئی کا مختصر تاریخی پس منظر

سنگھوئی ایک تاریخی قصبہ ہے یوں تو اسے تاریخ کے ہر دَور میں کچھ نہ کچھ اہمیت حاصل رہی ہے لیکن حضرت چینی والی سرکارؒ کا آستانہ ہونے کی وجہ سے اسے جو شہرت ملی وہ بے مثال و لازوال ہے اس کے علاوہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے ایک جلیل القدر خلیفہ حضرت شاہ فتح دیوان قلندرؒ کی نشست گاہ بھی اسی قصبے میں موجود ہے حضرت قلندرؒ کئی مہینے اس قصبے میں قیام کرتے اور تبلیغ کا فریضہ انجام دیتے ہوئے اپنے عقیدت مندوں کی روحانی تربیت کرتے۔ ان شواہد کی بناء پر یہ بات پورے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کی خصوصی توجہ اس قصبہ پر رہی ہے بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہے کہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کی روحانی نگاہ نے دیکھ لیا تھا کہ ڈیڑھ صدی بعد میری اولاد میں سے یہیں سے ایک چراغ روشن ہو گا جس کی روشنی دُور دُور تک پھیلے گی۔

یہ قصبہ جہلم شہر سے جنوب مغربی گوشے میں تقریباً دس میل کے فاصلے پر دریائے جہلم کے دائیں کنارے آباد ہے۔ تاریخ جہلم میں[1] ہے کہ قبل از عہدِ اسلام یہاں سونگھا قوم آباد تھی۔ ان کے پیشے کی نسبت سے اس بستی کا نام پہلے سنگھوئیاں تھا جو بعد میں مخفّف ہو کر سنگھوئی رہ گیا۔ جہلم گزیٹیر[2] میں ہے کہ سنگھوئی کے پرانے کھنڈرات سے راجہ ونیکا دیوا کے عہد کے سکے ملے ہیں جو چھٹی اور ساتویں صدی عیسوی میں دریائے اٹک و جہلم کے درمیانی علاقے کا حکمران تھا۔ رنجیت سنگھ کا ایک وزیر راجہ لال سنگھ اسی قصبے کا رہنے والا تھا۔ اس کے چچازاد بھائی مصر امیر سنگھ اور مصر بھگوان داس عہدِ سکھاں میں اس علاقے کے حکمران تھے۔ برطانوی دور میں بھی اس قصبہ کو مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔ کرنل برسٹو کی زیرِ نگرانی ۱۸۷۰ء میں سڑک کے کنارے مسافروں کی سہولت کے لیے ایک سرائے بنائی گئی۔ ۱۸۵۸ء میں پرائمری مشن سکول کا اجراء ہوا جو ٹھیک ایک صدی کے بعد ہائی بنا دیا گیا۔

---

[1] تاریخ جہلم مطبوعہ ۱۸۸۰ء   [2] جہلم گزیٹیر ۱۸۸۵ و ۱۹۰۴ء